OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com DOI: **10.5281/zenodo.10519443**

الہامی مذاہب میں ذخیرہ اندوزی کے متعلق احکامات کا تحقیقی جائزہ

Exploratory Review of Stockpiling orders in The Inspired Religions

Nizam-ud-Din
Research Scholar Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities Hamdard University Karachi.
Email: nizamdinroonjha@gmail.com

Dr. Muhammad Atif Aftab
Head of Department Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities, Hamdard University Karachi.
Email: atif.aftab@hamdard.edu.pk

Salman Hashim
Research Scholar Department of Islamic Studies, Faculty of Social Sciences & Humanities Hamdard University Karachi.
Email: salmanhashim274@gmail.com

Received on: 19-07-2023 Accepted on: 24-08-2023

Abstract

This research paper delves into the concept of stockpiling orders within the inspired religions of Islam, Christianity, and Judaism. The examination of these religious traditions reveals intriguing connections between faith and the act of accumulating resources. The paper aims to shed light on the historical, cultural, and theological dimensions of stockpiling within the contexts of these three major world religions. Islam, as one of the monotheistic Abrahamic faiths, holds principles of social justice and charity in high regard. This paper investigates instances where stockpiling aligns with Islamic teachings and explores the nuances of resource management within Islamic communities. Additionally, it considers the economic implications of stockpiling in the context of Zakat, the obligatory almsgiving in Islam. Christianity, with its diverse denominations, presents varied perspectives on the accumulation of resources. The paper explores the historical roots of Christian stewardship and the divergent views on wealth accumulation across denominations. It analyzes how interpretations of biblical passages influence attitudes toward stockpiling and wealth distribution within Christian communities. Judaism, characterized by its rich legal and ethical traditions, provides a unique lens through which to examine stockpiling orders. The paper investigates the role of wealth and resource management in Jewish law, exploring concepts such as Tzedakah (charitable giving) and the ethical considerations surrounding economic activities. The research employs a comparative approach, identifying commonalities and distinctions in the attitudes towards stockpiling orders within the three religions. By examining historical texts, religious doctrines, and contemporary practices, the paper aims to contribute to a deeper understanding of the interplay between religious teachings and economic behaviors.

this exploratory review highlights the multifaceted relationship between inspired religions and stockpiling orders. The findings not only offer insights into the historical and cultural contexts of each religion but also contribute to a broader discussion on the intersections of faith and economic practices in a globalized world.
Keywords: Islam, Christianity, Judaism, Stockpiling

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے زندگی کے ہر شعبے کے ساتھ کے انصاف کیا ہے کیونکہ اسلام کی بنیاد اللہ رب العزت کا کلام ہے جس کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے کہ خود اللہ رب العزت کو تمام مخلوقات پر حاصل ہے۔ اسلام نے معاشرے کی ہر برائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے اور ہر ایک طریقہ کار وضع کیا ہے اور اس کے حدود و قیود متعین کئے ہیں۔ اسلام نے جہاں زندگی کے مختلف شعبوں کے ساتھ انصاف کیا ہے وہاں اسلام نے ایک شاہکار معاشی نظام کے قائم کرنے کے بنیادی اور زریں اصول وضع کئے ہیں۔ جیسے معیشت کسی بھی معاشرے کا ایک اہم ستون ہوتا ہے اسلام نے اس بارے میں بھی مسلمانوں کو رہنمائی دی ہے۔ قرآن و سیرت طیبہ ﷺ نے کسب معاش کے لئے جن اصولوں کو اپنایا ہے ان میں محنت، لین دین میں معاہدات اور عہد کی پابندی، صداقت، دیانت داری اور امانت کی تلقین کی ہے اور دھوکہ دہی، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، بلیک مارکیٹنگ اور ملاوٹ کی مذمت و ممانعت کی ہے اور اس بارے میں احکام و ہدایات کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور معاشی برائیوں کو حذف تنقید بنایا ہے اور ان معاشی برائیوں میں ذخیرہ اندوزی کے متعلق بھی احکام بیان کئے ہیں اور اس کے لئے حدود بھی مقرر کئے ہیں۔

قرآن مجید فرقان حمید میں واضح الفاظ میں ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ لوگ اللہ رب العزت کے پاس جائیں گے اور ان کی غلطی یہ ہوگی کہ انہوں نے مال کو جمع کیا اور بند کر رکھا۔ پھر اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ عطا کیا ہوا مال فتنہ ہے اور بخل مہنگا پڑنے والی چیز ہے۔

"وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ"[1]

ترجمہ: "جنہیں اللہ رب العزت نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لئے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے، آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ رب العزت ہی کے لئے اور جو کچھ تم کر رہے ہو، اس سے اللہ رب العزت آگاہ ہے"۔

اور ایسی طرح ہی قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ میں بھی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔ گرانی کے وقت غلہ خرید کر اس کو رکھ چھوڑنا کہ جب گراں ہوگا تو بیچیں گے، اگر ارزانی کے وقت خرید کر رکھ چھوڑے، تو یہ ذخیرہ اندوزی میں شمار نہیں ہوگا۔ احتکار کی لغوی معانی ذخیرہ اندوزی سے گراں نرخ پر چیزیں فروخت کرنا کہلاتا ہے جس کی دین اسلام میں اجازت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"عن ابی سالم عن ابیہ عنہ قال رایتُ الذین یشترون الطعام مجازفة یضربون علی عند رسول اللہ ﷺ ان یبیعوہ حتی یوہ اِلی رحالم "[2]

ترجمہ: "سالم نے اوران کے باپ نے بیان کیا کہ ، میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان لوگوں کو دیکھا جواناج کے ڈھیر (بغیر تولے ہوئے محض اندازہ کرکے) خرید لیتے ان کو مار پڑتی تھی۔اس لیے کہ جب اپنے گھر نہ لے جائیں نہ بیچیں"۔

یعنی غلہ ابھی تک موجود نہیں تھا جو دو ماہ بعد ملے گا اور روپیہ بک رہا تھا اور فقط اس موضوع کا انتخاب اس لئے بھی ضروری تھا کہ اگر دور جدیدِ تجارت پر نظر گامزن کی جائے تجارت ہر ملک کی اہم ضرورت ہے چاہیے اس ملک کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو ان مذاہب کے تناظر میں ذخیرہ اندوزی کو کیا وقعت حاصل ہے؟اوران کے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہونگے؟اور دور حاضر میں لوگ بنیادی ضروری اشیاء کے لئے پریشان حال ہے تاجر حضرات اشیاء ضروریات کو ذخیرہ کرکے مہنگے داموں میں فروخت کررہے ہیں جو کہ خلاف قانون و خلاف انسانیت و مذہب ہیں۔

لفظ ذخیرہ اندوزی کے معانی و مفہوم:

ذخیرہ اندوزی کو عربی میں احتکار کہتے ہیں۔احتکار۔"حکر" سے بنا ہے جس کے لفظی معنی ظلم اور بد کے ہیں۔

ابن منظور افریقی کے مطابق:

"الحکر: الظلم والتنقص وسوء العشرة"[3]

"حکر سے مراد ظلم (اشیائے ضرورت کی) بتدریج قلت پیدا کرنا اور بُرا معاشرہ تشکیل دینا ہے"۔

اردو لغت کے مطابق لفظ ذخیرہ بہت وسیع معنون میں استعمال ہوا ہے۔جس سے مراد جمع کردہ سامان کے ڈھیر یا ہر وہ شئے جو جمع کی جائے، خصوصا کھانے کی اشیاء اناج وغیرہ،اسی طرح وہ جگہ جہاں یہ سامان جمع کیا جاتا ہے گودام کہلاتا ہے۔[4]"احتکار، ناجائز ذخیرہ اندوزی، انگ، گراں فروشی کی نیت سے غلہ کی ذخیرہ اندوزی کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔"[5]

اشیاء کا ذخیرہ کرلینا تاکہ مانگ زیادہ ہونے پر انہیں مہنگے داموں بیچا جاسکے "**حبس الطعام للغلاء**" کھانے کے اشیاء کا قیمت بڑھ جانے کے لئے روکنا۔فقہاء نے احتکار کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں۔ابن عابدین شامی نے احتکار کی لغوی اور شرعی تعریف میں تمیز کی ہے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں:

"اشتراء طعام ونحوہٖ وحبسه الغلاء اربعین یوماً"

ترجمہ: "کھانے کی اشیاء اور اس جیسی اور چیزیں چالیس دن تک روکنا احتکار ہے"۔[6]

شریعت کی اصطلاح میں احتکار کا مفہوم ہے ہر اسی چیز کو مہنگا بیچنے کے لئے روک رکھنا جو انسان یا حیوان کی غذائی ضرورت میں کام آتی ہو۔مثلا اگراں بازاری کے زمانے میں جب کہ مخلوق اللہ کو غلہ وغیرہ کی زیادہ ضرورت ہو اور کوئی شخص غلہ خرید کر اس نیت سے اپنے پاس روک

رکھے کہ جب اور زیادہ گرانی ہو گی تو اسے بیچوں گا یہ احتکار کہلاتا ہے۔[7]

ابن منظور اس کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"الاحتكار: جمع الطعام و نحوه مما يؤكل واحتسباسه انتظار وقت الغلاء به"[8]

"احتکار: سے مراد ہے، کھانے پینے اور روز مرہ استعمال کی اشیاء کو جمع کر کے روکے رکھنا تا کہ نرخ بڑھنے کا انتظار کیا جائے۔"

ذخیرہ اندوزی ایک معاشرتی بُرائی ہے اور اس سے معیشت کو شدید نقصان پہنچتا ہے اس کے ساتھ ساتھ عوام کو بھی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔اس لئے شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ذخیرہ اندوزی کی سخت الفاظ میں ممانعت کی ہے اور اسے ایک گھناؤنا فعل قرار دیا ہے۔اسی طرح انگریزی لغت میں ذخیرہ اندوزی کے لئے Storage کا لفظ استعمال کیا جا سکتا ہے جس کے معانی گنجائش یا وہ رقبہ جس میں پیداوار کو ذخیرہ کیا جاتا ہو۔[9]

یہودیت میں ذخیرہ اندوزی کا تصور:

عہد نامہ قدیم کے بعد مشنا کے قوانین میں ذخیرہ اندوزی سے متعلق کئی قوانین کا ذکر آیا ہوا ہے۔مشنا میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ واجب الادہ حصوں کی ادائیگی کو لازمی عملی جامعہ پہنایا جائے گا،اس کے بعد باقی ماندہ پیداوار کو اپنی ذاتی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔[10] اور جب ہم ذخیرہ اندوزی کے بارے میں مذہب یہودیت پر نظر ڈالتے ہے تو ہمیں ذخیرہ اندوزی کے بارے میں چند ایسے واقعات ملتے ہے کہ مثال کے طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ جو تورات میں پیش کیا گیا ہے کہ "اور وہ لگاتار ساتوں برس ہر قسم کی خورش جو ملک مصر پیدا ہوئی تھی جمع کر کے شہروں میں اس کا ذخیرہ کرتا گیا۔

"یوسف نے غلہ سمندر کی ریت کی مانند نہایت کثرت سے ذخیرہ کیا یہاں تک کہ حساب رکھنا بھی چھوڑ دیا کیونکہ وہ بے حساب تھا"۔[11]

لہٰذا کتاب یہودیت کے مطالعہ سے کچھ قوانین بظاہر ایسے ملتے ہیں جو ذخیرہ اندوزی کی طرف راہموار کرتے ہیں جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ غلے کی کثیر مقدار کو ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔"دوسری طرف یہودیت میں ذخیرہ اندوزی مصر والوں کی تہذیب کی وجہ سے سرائیت کر چکی ہے کیونکہ وہاں اسرائیلیوں پر بیگار لینے والے مقرر کئے گئے تھے اور ان سے ذخیرہ کے لئے شہر بنائے ئے تھے"۔[12] "لیکن طرف عہد نامہ قدیم میں جگہ جگہ ساتویں سال وغیرہ کے احکامات کا ذکر ملتا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ چھ برس تو اپنی زمین میں بونا او زاُس کا غلہ جمع کرنا اور ساتویں ی برس اُسے یوں ہی چھوڑ دینا"[13] اس کے ساتھ مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ، "چھٹے برس ایسی برکت تم پر نازل کروں گا کہ تینوں سال کے لئے غلہ کافی پیدا ہو جائے گا اور آٹھویں برس پھر جو تنا بونا اور پچھلا غلہ کھاتے رہنا بلکہ جب تک نویں سال کے بوئے ہوئے کی فصل نہ کاٹ لو اُس وقت تک وہی پچھلا غلہ کھاتے رہو گے"۔[14] مزید یہ بھی کہا گیا ہے کہ: "اور غلے میں تم اتنے خود کفیل ہو جاؤ گے کہ تم بہت سے قوموں کو قرض دو گے پر تجھ کو ان سے قرض لینا نہیں پڑے گا یہ اللہ تعالیٰ کا تم سے وعدہ ہے"۔[15]

مذہب یہودیت غلے کی تجارت میں اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ سوداگر تجارت کی غرض سے بڑے گوداموں سے غلہ خرید سکتا ہے چھوٹے گوداموں سے نہیں، البتہ خریدنے کے بعد چھوٹے گوداموں میں اس کو ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ نیز ان قوانین کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ ضرورت کی حد تک یہودیت ذخیرہ اندوزی کی اجازت دیتا ہے لیکن ضرورت کے لئے جمع کرنے والے غلہ سے پہلے ادائیگی لازمی قرار دی گئی ہے، اس ادائیگی کے بعد وہ اناج استعمال کے قابل ہو سکتے ہے۔[16]

عیسائیت میں ذخیرہ اندوزی کا تصور:

عیسائیت میں ذخیرہ اندوزی کے متعلق احکامات درج ذیل ہیں۔

1۔انجیلِ متی باب6آیت19

"اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو، جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے، اور جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔ بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو، جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے، نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں"۔

2۔انجیلِ متی باب19آیت23

"اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے"۔

3۔انجیلِ متی باب13آیت44

"آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھپے خزانے کی مانند ہے، جسے کسی آدمی نے پا کر چھپا دیا اور خوشی کے مارے جا کر جو کچھ اس کا تھا، بیچ ڈالا اور اس کھیت کو خرید لیا"۔

مزید حوالہ جات ذیل میں درج ہیں۔ ان کو از خود بائبل سے پڑھیئے اور اپنے مواد کے ساتھ مطابقت دیکھ کر انتخاب کیجئے۔

1۔مال پر دل نہ لگاؤ:

یعقوب کا عام خط باب1آیات10تا11؛ یعقوب کا عام خط باب5آیات2تا3

پطرس کا پہلا عام خط باب1آیت18

2۔دولت خطرناک ہے:

پولس کا پہلا خط تیمتھیس کے نام باب6آیات9تا10

3۔سچی دولت کیا ہے؟:

انجیلِ متی باب6آیت20؛ متی باب13آیت44؛ انجیلِ لوقا باب16آیت11؛ رومیوں کے نام خط باب2آیت4؛ افسیوں کے نام خط باب1آیت18؛ افسیوں کے نام خط باب3آیات8اور16؛ کلسیوں کے نام خط باب1آیت27؛ کلسیوں کے نام خط باب2آیت3؛ عبرانیوں کے نام خط باب11آیت26؛ یعقوب کا عام خط باب2آیت5

4۔نیک دولت مندوں کی مثالیں:

انجیلِ متی باب 27آیت 57؛انجیلِ لوقا باب 7آیت 5؛انجیلِ لوقا باب 19آیت 2

5۔شریر دولت مندوں کی مثالیں:

انجیلِ لوقا باب 6آیت 24؛انجیلِ لوقا باب 12آیات 16تا21؛انجیلِ لوقا باب 16آیات 19تا31؛یعقوب کا عام خط باب 5آیات 1تا6

اسلام میں ذخیرہ اندوزی کا تصور:

اسلام دینِ فطرت ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمانے سے پہلے اس کی غذا کا انتظام فرمایا۔خوراک میں حلال چیزوں کو جائزاور حرام چیزوں کو ناجائز قرار دیا۔مگر حلال اشیاء خورد ونوش کو منافع خوری کے لیے روک کر ذخیرہ اندوزی کرنے کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے تاکہ انسانوں میں باہمی احساس ہمدردی پیدا ہو۔اگر مارکیٹ میں کاروبار فطری انداز سے رواں دواں ہے اور طلب اور رسد میں توازن ہے اور مارکیٹ میں غلہ وافر مقدار میں موجود ہے تو خرید کر اسٹاک کر منع نہیں ہے، کیونکہ تجارتی منصوبہ بندی اسی طریقے سے ہوتی ہے۔لیکن اگر اشیائے صرف میں سے کسی چیز کی پیداوار معاشرے کی ضرورت سے کم ہو یا قومی اور بین الاقوامی طور پر طلب کے مقابلے میں رَسد کم ہو گئی ہے، تو ایسی صورت میں کوئی تاجر مارکیٹ سے اُس مال کو خرید کر ذخیرہ کر لیتا ہے یا یہ مال پہلے سے اُس کے گوداموں میں موجود ہے، لیکن شدید طلب کے باوجود وہ اسے روکے رکھتا ہے۔وہ مال، مارکیٹ میں سپلائی نہیں کرتا ہے تاکہ طلب بڑھے اور لوگ مجبوراً بنیادی ضرورت کی اشیاء مہنگے داموں خریدنے پر مجبور ہو جائیں، تو یہ ذخیرہ اندوزی ہے۔اسلام نے اس سے منع کیا ہے۔ذخیرہ اندوزی وہی لوگ کرتے ہیں، جو استحصالی مزاج رکھتے ہوں اور لوگوں کی مجبوریوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوں۔لہٰذا ان کا یہ عمل اور یہ طرزِ فکر غیر اسلامی اور غیر انسانی ہے۔اسلام میں اس کے لئے وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔نبی اکرم ﷺ نے ذخیرہ اندوزوں کو خطاکار اور ملعون قرار دیا ہے اور اسے ایک گھناؤنا جرم قرار دیا ہے۔

ذخیرہ اندوزی قرآن کی روشنی میں:

دین اسلام کسی چیز کو آئندہ مہنگا بیچنے یعنی ذخیرہ اندوزی کے لئے روک لینے کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔اور قرآن مجید میں اس کو بھڑکتی ہوئی آگ سے تشبیہ دی ہے انسان کی کھال کھینچے والی آگ ہے۔کیونکہ اللہ ربعزت کا عطا کردہ نفع مؤمن کے لئے کافی ہے۔

"بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ"[17]

ترجمہ:"اللہ ربعزت حلال کیا ہوا مال کا جو باقی بچ رہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو، اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں"۔

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ ذخیرہ اندوزی کرنے والوں کے بارے میں بیان فرمایا کہ یہ لوگ اللہ رب العزت کے پاس ہی جائیں گے اور ان لوگوں کی غلطی یہ ہوگی کہ انہوں نے مال کو جمع کیا اور بند کر رکھا۔

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ"[18]

"يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۖ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ"[19]

ترجمہ: اے ایمان والو! "اکثر علماء اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ رب العزت کی راہ سے روک دیتے ہیں اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے جس دن اس خزانہ کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (ان سے کہا جائے گا) یہ ہے جسے تم نے اپنے لئے خزانہ بنا رکھا تھا۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چکھو۔"

"وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ "السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ"[20]

ترجمہ: "جنہیں اللہ رب العزت نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لئے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے، آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ رب العزت ہی کے لئے اور جو کچھ تم کر رہے ہو، اس سے اللہ رب العزت آگاہ ہے"۔

ذخیرہ اندوزی حدیث کی روشنی میں:

احادیث مبارکہ میں احتکار کا اطلاق اشیاء خورد و نوش پر ہوتا ہے جیسے کہ "حضرت معمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذخیرہ کرنے والا خطاکار ہے"

"وقال رسول اللہ ﷺ "من ابتاعَ طعاما فلا یبعه حتی یقبضه"[21]

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا "جو شخص بھی کوئی غلہ خریدے تو اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اسے نہ بیچے"

لہٰذا اسلام ذخیرہ اندوزی کی مکمل مخالف کرتا ہے۔

"کان سعید بن المسیب یحدث ان معمرا، قال رسول اللہ ﷺ: "من احتکر فھو خاطئٌ"[22]

ترجمہ: "حضرت معمر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذخیرہ کرنے والا خطاکار ہے"۔

"عن عمر بن خطابِ رضی اللہ عنه، قال رسول اللہ ﷺ "الجالبُ مرزوقٌ، والمحتکرُ ملعونٌ"[23]

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جلب کرنے والا روزی پاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے"۔

جو شخص کہیں باہر سے شہر میں غلہ وغیرہ لاتا ہے کہ اسے موجودہ اور رائج نرخ پر فروخت کرے اور گراں فروشی کی نیت سے اس کی ذخیرہ اندوزی نہ کرے اسے اللہ تعالی کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے یعنی اسے بغیر گناہ کے فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اس کے رزق میں برکت عطا کی جاتی ہے اس کے خلاف مخلوق اللہ کی پریشانیوں اور غذائی قلت سے فائدہ اٹھا کر غلہ وغیرہ کی ناجائز ذخیرہ اندوزی کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اور خیر و بھلائی سے دور رہتا ہے جب تک کہ وہ اس لعنت میں مبتلا رہتا ہے اس کو برکت حاصل نہیں ہوتی۔ اس لعنت کا دنیوی زندگی میں پھر عملی مظاہرہ یوں اسامنے آتا ہے کہ ناجائز منافع خوری کی وجہ سے مال کی ظاہری زیادتی کے باوجود اس میں بے برکتی ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے وہ شخص حوادث میں مبتلا رہتا ہے اور ان قدرتی و مصنوعی آزمائشوں سے نکلنے کے لئے پھر وہ مال پانی کی طرح بہاتا ہے اور آخرت کی بربادی اور زندگی بھر کی بے سکونی الگ سے ہے۔[24]

"عن عمر بن الخطاب قال: سمعت رسول الله ﷺ يخطُبُ وهو يقال: "منِ احتكر على المسلمين طعامهُمُ انتلاه الله بالجذامِ او قال: بالاِفلاسِ"[25]

ترجمہ: "حضرت عمر سے روایت ہیکہ میں نے آپ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے مسلمان کے خلاف غذائی اجناس کی ذخیرہ اندوزی کی اللہ ربعزت اس پر، غربت افلاس اور جزام کی بیماری مسلط کر دینگے"

یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مخلوق خدا اور خاص طور پر مسلمانوں کو تکلیف و نقصان میں ڈالتا ہے اللہ ربعزت اسے جسمانی و مالی بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے اور جو شخص انہیں نفع و فائدہ پہنچاتا ہے اللہ ربعزت اس کے جسم میں خیر و برکت عطا فرماتا ہے۔

"عن عمر بن خطابِ ،قال رسول الله ﷺ "الجانبُ مرزوقٌ والمحتكرُ ملعونٌ"[26]

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جلب کرنے والا روزی پاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے"۔

ذخیرہ اندوزی "حکر" اور "احتکار" یہ ہے کہ مال خرید کر اس انتظار میں رکھ چھوڑے کہ جب مہنگا ہو گا تو بیچیں گے۔ "حلب" یہ ہے کہ شہر کے لئے دوسرے علاقہ سے مال لے آئے۔ ذخیرہ اندوزہی کرنے والے پر لعنت آئی ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذخیرہ اندوزی حرام ہے، لیکن مراد ہی ذخیرہ اندوزی ہے کہ جس وقت شہر میں غلہ نہ ملتا ہو اور لوگوں کو غلہ کی احتیاج ہو، کوئی شخص بہت سا غلہ لے کر بند کر کے رکھ چھوڑے اور شہر والوں کے ہاتھ نہ بیچے اس انتظار میں جب اور زیادہ گرانی ہو گی تو بیچیں گے، یہ اس وجہ سے حرام کہ اپنے ذرا سے فائدہ کے لئے لوگوں کو تکلیف دینا ہے، اور مردم آزاری کے برابر کوئی گناہ نہیں ہے۔[27]

حضرت معقل بن یسار فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص نے مسلمانوں میں گراں فروشی کی تو اللہ تعالی کا حق ہے کہ اسے قیامت کے دن بہت بڑی آگ میں ڈال دے۔"[28]

آپ ﷺ نے ذخیرہ اندوزی کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"جو مہنگائی بڑھانے کی نیت سے چالیس دن غلہ روکے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہو گیا۔"[29]

وہ اللہ سے بیزار ہوا" کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کا وہ عہد توڑ ڈالا جو اس نے احکام شریعت کی بجاآوری اور مخلوق اللہ کے ہمدردی و شفقت کے سلسلے میں باندھا ہے۔ اسی طرح اور اللہ اس سے بیزار ہوا کا مطلب یہ ہے کہ جب اس نے اس بدترین عمل کے ذریعہ مخلوق اللہ کی پریشان کیا اور مخلوق کو تکلیف دی تو وہ اللہ کی حفاظت میں نہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ اپنا نظر کرم نہیں فرمائے گا۔

حضرت امام ابو حنیفہ فرماتے ہیکہ:

"ویکرہُ الاحتکارِ فِی اقواتِ الادمیین والبھائم اذا کان ذالک فی بلد یضرُّ الاحتکارُ باَھلِہِ اکذالک التلقی فامّا اذا کان لایضرُّ فلا باس بہِ"[30]

ترجمہ: "امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ احتکار کسی شہر میں کھانے، پینے کی اشیاء اور اقوات بہائم میں جس سے اہل شہر کو تکلیف پہنچے لیکن دوسری اشیاء احتکار ممنوع نہیں"

حضرت امام ابو یوسف فرماتے ہیکہ:

"وعند ابی یوسف فی کلّ مّا یضر احتکارہ بالعامہ ولو ذھبا او فضّۃ او ثوبا"[31]

ترجمہ: "آپ کے نزدیک احتکار لوگوں کی ضرورت کی ہر چیز میں اگرچہ سونا ہو، چاندی ہو یا کپڑہ ہو"

یعنی امام ابو یوسف کا حاصل کام یہ ہیکہ احتکار تو ہر چیز میں ہے، لیکن اس کی ممانعت انہی حالات پر ہو گی جب اس کو روکے رکھنے سے عایۃ الناس کو تکلیف پہنچے، اگر ضرورت ہو تو احتکار ممنوع نہیں۔

علامہ علاء الدین حصکفی نے لکھاہے:

"حاکم ذخیرہ اندوز کو تعزیر بھی دے سکتا ہے اور اس کے مال کو زبردستی فروخت بھی کر سکتا ہے"، علامہ ابن عابدین شامی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: "کھانے پینے کی چیزوں کو مہنگائی کے انتظار میں چالیس دن تک ذخیرہ کرنا شرعاً احتکار ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مسلمانوں پر چالیس دن ذخیرہ اندوزی کی، اللہ تعالیٰ اُس پر جذام (کوڑھ) اور افلاس کو مسلط کر دے گا۔ کفایہ میں ہے: "یعنی رسوائی اُس پر مسلط کر دی جائے گی اور ضرورت کے وقت اُس کی مدد نہیں کی جائے گی" اور ایک دوسری روایت میں ہے: "اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو، اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔"[32]

دورِ حاضر میں ذخیرہ اندوزی کا معاشی نظام پر اثرات:

ذخیرہ اندوزی ملکی معیشت پر یوں اثر انداز ہوتی ہے کہ بہت سی جنس بازار میں جانے سے رک جاتی ہے، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جنس کا بھاؤ تیز ہونا شروع ہو جاتا ہے جس کا بار غریب عوام پر پڑتا ہے، جب کہ زمیندار اور تاجر اپنے ہاں محفوظ کردہ جنس کی بدولت زیادہ فائدہ اٹھا جاتے ہے۔[33]

جیسا کہ امام بیہقی علیہ رحمہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہیکہ:

"عن معاذ بن جبل، قال: قال رسول اللہ ﷺ بئس العبد المحتکر اذا رخص اللہ الاسعار حزن واذا اعلی فرح"[34]

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "محتکر بہت برا آدمی ہے کہ اگر اللہ رب العزت بھاؤ ارزاں کردے تو اسے غم لگ جاتا ہے اور اگر بھاؤ تیز ہو جائے تو وہ خوش ہو جاتا ہے"۔

یعنی ذخیرہ اندوزی دراصل عوام معاشی ابتری اور اقتصادی بدحالی سے اجناس کا ذخیرہ کرتا ہے۔ آخر جب اشیائے خورد نوش کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور عوام مہنگائی کے ہاتھوں فاقہ کشی پر مجبور ہو جاتے ہیں تو وہ ان کی نازک حالت پر ترس کھانے کے بجائے ان کی مجبوری میں ان کا خوب استحصال کرتا ہے، یہی وجہ ہے کی احتکار اتنا بڑا ظلم ہے کہ اگر بعد میں ذخیرہ کہ ہوئی چیز صدقہ بھی کر دی جائے تو بھی اس گناہ کا کنارہ نہیں بن سکتا، جیسا کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ولمن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال: من احتکر طعاما اربعین یوما تصدیق بہ کم لکن لہ کفارۃ"[35]

ترجمہ: "حضرت امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص غلہ کو چالیس دن تک بند رکھے پھر اسے صدقہ کر دے تو بھی اس کا کفارہ ادا نہیں ہوگا"۔

ذخیرہ اندوزی کی مختلف صورتیں:

- **شرکتِ قابضہ:** ایسی شرکت میں پیداواری کاروبار کے اکثر حصص حصہ دار ہی خریدتے ہیں، لہٰذا وہ کسی شے یا خدمت کی پیداواری حد اور قیمت اپنی مرضی سے معین کرتے ہیں اور یوں خریداروں کا استحصال کرتے ہیں۔
- **وحدتِ قیمت:** سرمایہ دارانہ نظام کی "برکات" میں سے یہ بھی ہے کہ چند مل مالکان یا کارخانہ دار مل کر کسی شے کی بازار میں ایک قیمت

طے کر لیتے ہیں، چوں کہ وہ شے ان کے علاوہ کوئی اور نہیں بناتا، تو اس متعین قیمت سے کم پر کہیں اور سے دستیاب نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے گاہک ان کی من مانی قیمت پر خریداری کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، یوں اس طرح سرمایہ دار عوام کا استحصال کر کے اپنے نفع کا زیادہ سے زیادہ حصول ممکن بنا لیتے ہیں۔

- **ادماج:** یہ ایک ایسا استحصالی طریقہ ہے جس میں چند کمپنیاں مل کر ایک وحدت قائم کرتی ہیں، جس سے اشیاء کی پیداوار اور قیمتوں پر ان کی اجارہ داری قائم ہو جاتی ہے، وہ اپنی مرضی سے اشیاء کی پیداوار کو بڑھاتے اور گھٹاتے ہیں، مارکیٹ میں ضرورت کے باوجود صرف قیمتیں بڑھانے کے لیے اسے گوداموں میں اسٹاک کر دیا جاتا ہے اور قیمتیں چڑھ جانے کے بعد بیچا جاتا ہے۔

علامہ محمد یوسف لدھیانوی کے مطابق:

"ذخیرہ اندوزی کی ایک صورت یہ ہے کہ زمیندار اپنی زمین کا غلہ روکے رکھے اور اور تب فروخت کرے جب گرانی ہو۔ یہ صورت گو جائز

ہے لیکن پسندیدہ نہیں اور اگر اس صورت میں گرانی اور قحط کا اندیشہ ہو تو گناہ کا کام ہے۔ دوسری صورت حرام ہے یعنی جب بازار میں قلت پیدا ہو جائے تو وہ اس وقت اشیاء مہنگے داموں فروخت کرے۔ تیسری صورت وہ ہے کہ بازار میں اجناس وافر مقدار میں موجود ہیں اور لوگوں کو کسی دقت کا سامنا نہیں الا ایسی صورت میں اگرچہ جائز ہے لیکن اس کو گرانی کے انتظار میں روکے رکھنا کراہت سے خالی نہیں۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ انسانوں یا چوپائیوں کی خوراک کی ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا بلکہ دوسری چیزوں کی ذخیرہ اندوزی کرتا ہے جس سے لوگ تنگی اور پریشانی میں بتلا ہو جاتے ہوں تو یہ بھی حرام ہے۔"[36]

حوالہ جات

1. القرآن مجید
2. البخاری، محمد بن اسماعیل، **صحیح بخاری**، دار طوق النجاۃ، طبع اول، ۱۴۲۲ھ
3. القشیری، مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، دار احیاء التراث العرابی، بیرات، طبع و تاریخ ندارد، رقم الحدیث: ۲۱۵۳
4. کیرانوی، مولانا وحید الدین، **القاس الجدید**، ادارہ اسلامیات، لاہور، طبع اول، ۱۹۹۰ص: ۵۰۹
5. فیروز الدین، **فیروز اللغات اردو جامع**، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، بدون تاریخ
6. الجرجانی، علی بن محمد، **کتاب التعریفات**، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع اول، ۱۹۸۳ء
7. ابن عابدین، محمد بن عمر، **رد المختار علی الدار لمختار**، دار الفکر بیروت، طبع دوم، ۱۹۹۲ء
8. الطالسی، سلیمان بن داؤد، **المسند**، **دار ہجر**، طبع اول، ۱۹۹۹ء، رقم الحدیث: ۵۵
9. کیلانی، عبد الرحمٰن، **اسلام میں ضابطہ تجارت**، مکتبہ السلام، دسن پور، لاہور، پاکستان
10. **اسلامی انسائیکلوپیڈیا** منشی محبوب عالم، **احتکار**، الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور، اشاعت، ۲۰۰۳
11. **اسلامی فقہ**، منہاج الدین مینائی، **احتکار**، اسلامک پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ لاہور، اکتوبر، ۲۰۰۵م
12. **فقہ حنفی قرآن وسنت کی روشنی میں**، ترجمہ تحقیق و تربیت مولانا خالد، مفتی عبد العظیم، مولانا محمد انس، ادارہ اسلامیات پبلیشر، ایکسپوٹر لاہور، اشاعت ۲۰۰۸ء

سورہ ال عمران: ۱۸۰"[1]

صحیح بخاری، باب ۳۴، کتاب البیوع، باب ۵۴، حدیث، ۲۱۳۱"[2]

ابن منظور، محمد بن مکرم بن علی، لیسن العرب، بیروت، ۴۰: ۴، ۲۰۱۰،[3]

[4] اُردو لغت، تاریخ اصول پر، مدیر اعلیٰ، ڈاکٹر مولوی عبد الحق (مرحوم) ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اردو لغت بورڈ، ترقی اردو کراچی، جنوری ۱۹۹۰، جلد دہم، ص ۲۹۱،

فیروز الدین، مولوی، فیروز الغات، فیروز سنز، ۷۳، لاہور ۲۰۱۰،[5]

ابن عابدین، محمد بن عمر، رد المختار علی الدار لمختار، دار الفکر بیروت، طبع دوم، ۱۹۹۲ء، [6] ۳۹۸،۶

[7] التبریزی، ولی الدین، مشکوۃ المصابیح، مترجم: مولانا صادق خلیل زکریا اندوزی کا بیان، ج۳، ص۱۱۶، مکتبہ بشریٰ ۱۴۲۱ھ، ۱۹۹۷ء،

[8] ابن منظو، لیسن العرب، ج۴، ص۴۰۸، بیروت ۲۰۱۰،

[9] The Oxford English Dictionary, J.A.Simpson and E.S.C.Weiner, , Volume, XVI, page Clarendon Press Oxford, 1989, Second Edition,787,

[10] Mishnayouth vol, 1, Zeraim, tractate, Berachoth, Chapter, 1, Mishnash,1, The Judaica Press INC, New York, 1963,

[11] پیدائش، باب ۴۱، ایت ۴۸، ۴۹، بائبل سوسائٹی لاہور،

[12] خروج، باب ا، ایت ۱۱،

[13] خروج، باب ۲۳، ایت ۱۰،

[14] احبار، باب ۲۵، ایت ۲۱، ۲۲،

[15] استثنا، باب ۱۵، ایت ۶،

[16] انیس، محمد، ذخیرہ اندوزی سے متعلق ہندومت، یہودیت اور اسلام کے احکام کا جائزہ، جلد ا، شمارہ ۲، JIRS، دسمبر ۲۰۱۶،

[17] سورۃ الھود، ۸۶

[18] سورۃ توبہ، ۳۴

[19] سورۃ توبہ، ۳۵

[20] سورۃ ال عمران: ۱۸۰

[21] صحیح بخاری، ۲۱۳۳

[22] صحیح مسلم، ۱۶۰۵

[23] سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۲۱۵۳

[24] ناصر، محمد سلیمان، ذخیرہ اندوزی ایک ناسور: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں جائزہ، انٹرنیشنل ریسرچ جنرل آف اسلامک اسٹڈیز، دسمبر ۲۰۲۰ء،

[25] المسند، رقم الحدیث: ۵۵

[26] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار احیاء الکتب العربیہ، طبع وتاریخ ندارد، رقم الحدیث: ۲۱۵۳،

[27] عطاء اللہ، ڈاکٹر، ذخیرہ اندوزی کا شرعی حکم اور دور حاضر میں اس کے معاشی نظام پر اثرات، جنوری۔جون ۲۰۲۱ء،

[28] بخاری، ابو بکر احمد بن حسین، السنن الکبیر، حدیث نمبر ۱۰۸۵۵، مکہ: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ، ۱۹۹۴ء،

[29] ابن حمبل، احمد بن محمد، شیبانی، مسند احمد، تحقیق: شعیب الارنوت واکرون، بیروت: الرسالہ، ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۱ء، ۳۳: ۲: حدیث ۴۸۸۰، مشکوۃ المصابیح، ا: ۲۸۹۶،

[30] البابرتی، محمد بن محمد بن محمود، العنایۃ، شرح الہدایہ، دار الفکر، بیروت، بدون طبع، وبدون تاریخ، ۱۰: ۵۸،

[31] الحلبی، ابراہیم بن محمد بن ابراہیم، مجمع الآنہر فی شرح ملتقی الآنہر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، طبع اول، ۱۹۹۸ء، ا: ۲۱۳،

شامی، محمد امین بن عمر عابدین، حاشیہ ابن عابدین، والی قطر الخیار و تحقیق الرفائی، بروت: عالم الکتاب، ۲۰۰۷ء، ۹، ۸۶، ۸۷، [32]

گیلانی، عبد الرحمٰن، اسلام ضابطہ تجارت، ص ۵۵، طبع اول، تاریخ نداد، مکتبۃ السلام دسن پورہ، لاہور، پاکستان [33]

البیہقی، احمد بن الحسین، شعب الایمان، طبع اول، اقم الحدیث: ۱۰۷۰۲، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، الریاض، ۲۰۰۳ء، [34]

قاری، ملا علی بن محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، رقم الحدیث ۲۸۹۸، طبع اول، دار لفکر بیروت، ۲۰۰۲ء، [35]

لدھانوی، محمد یوسف، آپ کے مسائل اور انکا حل،، ج ۶، ص ۹۷، مکتبہ لدھانوی کراچی، ۱۹۹۷، [36]

References

1. Surah Al-Imran: 180
2. Sahih Al-Bukhaari, Chapter 34, Kitab al-Biwu, Chapter 54, Hadith, 2131
3. Ibn Manzoor, Muhammad bin Mukarram bin Ali, Lasan al-Arab, Beirut, 4:40, 2010
4. Dr. Maulvi Abdul Haq (late), Dr. A.B. Lalit Siddiqui, Dr. Farman Fateh Pozhi, Urdu Dictionary Board, Development Urdu Karachi, Janori 1990, Vol. D. 1990, Vol. D. p. 291.
5. Ferozuddin, Maulvi, Feroz-ul-Ghat, Feroz Sons, 73, Lahore 2010
6. Ibn Abedin, Muhammad b. 'Umar, Rad al-Mukhtar Ali al-Dar al-Mukhtar, Dar al-Fekr Beirut, Second Edition, 1992, 398, 6
7. Al-Tabrizi, Wali-ud-Din, Mushaqat al-Masabeeh, translator: Statement of Maulana Sadiq Khalil Zakaria Hahari, vol. 3, p. 116, Maktaba Bushra 1421 AH, 1997
8. Ibn Manzuz، Lissen al-Arab، vol. 4، p. 408، Beirut 2010،
9. The Oxford English Dictionary, J.A.Simpson and E.S.C.Weiner, , Volume, XVI, page Clarendon Press Oxford, 1989, Second Edition,787
10. Mishnayouth vol, 1, Zeraim, tractate, Berachoth, Chapter, 1, Mishnash,1, The Judaica Press INC, New York, 1963
11. Genesis, Chapter 41, Ayat 49, 48, Bible Society Lahore
12. Exodus، chapter 1، verse 11
13. Exodus، chapter 23، verse 10
14. Ahbar, chapter 25, Ayat 22, 21
15. Exception، chapter 15، verse 6
16. December 2016, JIRS Anis, Muhammad, Review of Hinduism, Judaismand Islamic Jurisprudence, Volume 1, Issue 2
17. Surah Al-Hud, 86
18. Surah Taubah, 34
19. Surah Taubah, 35
20. Surah Al-Imran: 180
21. Sahih Al-Bukhari, 2133
22. Sahih Muslim, 1605
23. Sunan Ibn Majah, Raqat al-Hadith: 2153
24. Nasir, Muhammad Suleiman, Hoarding a Nasur: A Review in the Light of Sirat-un-Nabi, International Research General of Islamic Studies, December 2020.
25. Predicate, Hadith Number: ۵۵
26. Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid, Sunan Ibn Majah, Dar-e-Ahya al-Kutub al-Arabiya, Vol. 2, No. 2153,
27. Ataullah, Doctor, Shari'ah ruling on hoarding and its impact on the economic system in contemporary times, January. June 2021
28. Bukhari, Abu Bakr Ahmad bin Husayn, Al-Sunan al-Kabir, Hadith No. 10855, Makkah: Maktaba Dar al-Baz, 1414 AH, 1994
29. Ibn Hambal, Ahmad bin Muhammad, Shaybani, Musnad Ahmad, Research: Shu'ab al-Arnot wa

Akron, Beirut: Al-Risala, 1421 AH, 2001, 2:33: Hadith 4880, Mushaqat al-Masabeeh, 2896:1
30. Al-Babrati, Muhammad bin Muhammad bin Mahmud, Al-Anayata, Sharh al-Hudaiyyah, Dar-ul-Fikr, Beirut, Badun Al-Khattab, Wa badun Tarikh, 58:10
31. Al-Halabi, Ibrahim b. Muhammad b. Ibrahim, Majma al-Anhar fi Sharh-e-Millatqi al-Anhar, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Vol. 1, 1998, 213:1
32. Shami, Muhammad Amin bin Umar Abidin, Hashiya Ibn Abidin, Wali Qatar al-Khayar wa Ta'ir al-Rafa'i, Barot: Alam al-Kitab, 2007, 9, 86, 87
33. Gilani, Abdul Rahman, Islam Code of Commerce, p. 55, First Edition, Tarikh-e-Nadad, Maktabat-ul-Islam Dasanpura, Lahore, Pakistan
34. Al-Bayhaqi, Ahmad ibn al-Husayn, Sha'b al-Iman, Vol. 1, Aqm al-Hadith, 10702, Maktabat al-Rashd al-Nashr wa al-Tuzi, al-Riyadh, 2003.
35. Qari, Mulla 'Ali b. Muhammad, Marqat al-Mafatih Sharh Mishkat al-Masabeeh, Raqat al-Hadith 2898, Vol. 1, Dar-ul-Fikr, Beirut, 2002
36. Ladhanvi, Muhammad Yusuf, Your Problems and Their Solutions, vol. 6, p. 79, Maktaba Ladhanvi Karachi, 1997